



سوال

(50) حضور نے رفع یدین ہمیشہ کی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہ اور رفع یدین کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فرمان بیان فرمائیں کہ اس میں ہمیشگی کا لفظ ہو۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے سوال کا جو طریقہ اختیار کیا ہے کہ آمین اور رفع یدین کے ثبوت میں آپ کے فرمان کے علاوہ ہمیشگی کا لفظ پیش کیا جائے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس مطالبہ سے ان احکام انکار لازم آتا ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہوئے ہیں۔ جیسے نماز کی نیت باندھنے کے وقت رفع یدین آپ کے فعل سے ثابت ہے۔ ایسی کوئی روایت نہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم نیت باندھنے کے وقت ہمیشہ رفع یدین کیا کرو۔ اس طرح نیت باندھ کر «سبحانک اللہم یا اللہم بعد یعنی وہیں خطایا می» کی بابت بھی کوئی ایسی روایت نہیں آئی جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ نیت باندھ کر یہ پڑھا کرو۔ غرض ایسے بہت سے احکام ہیں۔ اگر سائل کے طریق پر بات کا جواب فول ہی ہو اور اس میں ہمیشگی کا لفظ بھی ہو تو معاذ اللہ شریعت کے بہت سے حصے سے انکار کرنا پڑے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آمین اور رفع یدین کے لیے ہمیشگی کا لفظ طلب کرنے والے کوئی ناواقف ہیں۔ عالم ایسا سوال نہیں کر سکتا اور یاد رہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے قول کی نسبت زیادہ متاثر ہوتے تھے۔ یعنی آپ کے فعل کا اثر ان پر قول سے زیادہ ہوتا تھا۔ چنانچہ بخاری طبع مصر کے ص 2172 وغیرہ میں حدیث ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قربانی کرنے کا حکم دیا صحابہ رضی اللہ عنہم باوجود حکم کے قربانی کرنے کے لیے نہ لٹھے۔ پھر فرمایا کوئی نہیں اٹھا۔ پھر فرمایا کوئی نہیں اٹھا۔ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عملیں ہو کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے غمی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے قربانی کرنے کا کسی مرتبہ حکم دیا۔ مگر میرے حکم کی کسی نے پرواہ نہیں کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے قربانی کرو لیجئے اور جامت بنو لیجئے۔

چنانچہ آپ نے اسی طرح کیا۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو پھر وہ ایک دوسرے سے جلدی جلدی قربانی کرنے اور جامت بنانے لگے حتیٰ کہ ہجوم کی وجہ سے خطرہ پیدا ہو گیا کہ کوئی دب کر نہ مر جائے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی نسبت فعل کا زیادہ اثر ہوتا تھا۔ اب جو شخص قول حدیث مانگتا ہے وہ بے علم نہیں تو اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم باعمل دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

وباللہ التوفیق



فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوٰۃ، نماز کی کیفیت کا بیان، ج 2 ص 124

محدث فتویٰ